2۔ نعت

محسؔن کاکوروی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مفصّل	تفصیل	مجمل	مختصر، خلاصہ
ابد	آخر، دنیا کے خاتمے کا وقت	طرۂ دستار	پگڑی کا اوپر والا اور بلند حصہ
ازل	آغاز، جب دنیا وجود میں آئی	رُخِ انور	روشن چہرہ
راہِ عدم	دوسری دنیا کا راستہ	مشعل	بڑی شمع، بڑا چراغ دان
مدّاح	مدح، تعریف کرنے والا	مستانہ قصیدہ	سرشار کرنے والا قصیدہ
گلِ خوش رنگ	خوبصورت پھول	نخل	درخت، پیڑ
گہر	خاص پتھر	رُخِ انور	روشن چہرہ
دامانِ ا بد	آخرت کا دامن	ایمان مفصل	اللہ کی ذات
چشمۂ کثرت	ہر طرف نظر آنے والا چشمہ	کنول	سفید رنگ کا ایک پھول جو پانی میں رہتا ہے۔
مجمل	اختیار، خلاصہ	اوجِ رفعت	بلندی، عروج

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

سب سے اعلیٰ سرکار، سب سے افضل   میرے ایمان مفصّل کا یہی ہے مجمل

تشریح:

اس شعر میں شاعر محسن کاکوری حضور پاک صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اپنی نے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات سب سے افضل اور بلند ہے جو تمام انسانوں میں فضیلت رکھتی ہے۔ اس شعر میں آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تیری بادشاہی تمام شہنشاہوں سے بلند اور اعلیٰ ترین ہے۔ ایمان مفصل کے مطابق جب ایک انسان کلمہ تو پڑھ لیتا ہے مگر اس کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ دل سے اس کا اقرار نہ کرلے کہ میں ایمان لایا ہوں اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر۔ اللہ تعالیٰ ربُ العالمین ہے اور آپؐ رحمتہ العالمین اور خاتم النبین ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے بعد اگر کسی بشر کا رُتبہ ہے تو وہ حضور پاک صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس ہے۔ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ صرف تمام مخلوقات میں سب س افضل ہیں بلکہ تمام نبیوں میں بھی آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔

<u>شعر نمبر۔2</u>

گُلِ خوش رنگ رسولِ مدنی و عربی زیبِ دامانِ ابد، طُرۂ ستارِ اَزل

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ میرے ایمان مفصل یعنی اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں، فرشتوں، کتابوں اور روزِ قیامت پر ایمان کا یہی خلاصہ ہے کہ آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمام کانات کی بزرگ اور برتر ہستی ہیں۔ ان کے حسن اور خوبصورت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں جب دنیا وجود میں آرہی تھی تو آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہی کی وجہ سے اسے حسن بخشا گیا اور دُنیا کی تخلیق کی گئی۔ حضور صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مثال ایسی چیز کی سی ہے جس سے ادب کا دامن خوبصورت دیکھائی دینے لگا۔ گویو حضور صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے اُسوہ حسنہ کی صورت میں اعلیٰ اخلاق کا ایک نمونہ اہل دنیا کے لیے چھوڑا

جاکر انسانیت کا شرف عطا کیا۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُسوہ حسنہ کی صورت میں اعلی اخلاق کا ایک ایسا نمونہ دنیا کے لیے چھوڑا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

شعر نمبر۔3

اَوجِ رِفعت کا قمر، نخلِ دو عالم کا ثمر　　بحرِ وحدت کا گُہر، چشمۂ کثرت کا کنول

تشریح:

شاعر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کی بلندی کا چاند قرار دے رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی تعریف و توصیف کے سلسلے میں انھوں نے اس شعر میں خوبصورت تشبیہات و استعارات کا سہارا لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ ایک خوبصورت رنگ کے پھول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں کامیابی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک ہے۔ اس میں

زرتشتیوں کی طرح دو خداوں کا تصور نہیں۔ نہ ہی عیسائی کی طرح باپ، بیٹے اور روح القدس کی تثلیث ہے۔ صرف اسلام میں خدا کا تصور ہے اس لیے شاعر حضورؐ کو توحید کا موتی کہتا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے چشمے دنیا کے ہر کونے کونے میں رواں دواں ہیں۔ جن سے بہت پیاسے ایمان لاکر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ جنت میں نہر کوثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی جائے آپؐ اس سے تمام جنت والوں کو پانی تقسیم کریں گے۔ اس لیے آپ نبی کریمؐ کو "قاسم کوثر" کہا جاتا ہے۔

شعر نمبر۔4

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی　　نہ میرا شعر، نہ قطعہ، نہ قصیدہ، نہ غزل

تشریح:

محسن کاکوروی اپنی ساری شاعری نبی کریم ﷺ کے نام سے مزین کرانا چاہتے ہیں۔ اس لیے فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ میں جس طرح کا بھی شعر لکھوں تو اس میں آپ ﷺ کا نام مبارک ضرور آئے۔ پھر چاہے وہ غزل ہو، قطعہ ہو یا قصیدہ سب نبی کریم کی تعریف کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔ اگر غزل کے اشعار ہوں تو وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے نام سے بھرے ہوں۔ ان میں آپؐ کا حوالہ اور آپ ﷺ تعریف ضرور موجود ہو۔

شعر نمبر۔5

جس کی ہر شاخ میں ہو پھول، ہر ایک پھول میں پھل
ہو مرا ریشۂ اُمید، وہ نخل سر سبز

تشریح:

اس شعر میں شاعر یہ بیان کر رہے ہیں کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کریں گے۔ شاعر آپؐ سے اس اُمید کا اظہار کر رہے ہیں کہ آپ کی وجہ سے میری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ جس طرح پودا اپنے پتوں کی کمزور رگوں سے غذا حاصل کر کے ایک تناور درخت بنتا ہے۔ بالکل اسی طرح آپ ﷺ کی شفاعت اور اطاعر سے ملنے والی سرخروری کی اُمیدوں کا درخت تا قیامت ایسا ترو تازہ رہے کہ اس کی ہر ڈالی پھولوں اور پھلوں سے بھری ہوئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ شاعر یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ میری اُمید بھی تا قیامت قائم و دائم اور سر سبز و شاداب رہے اور اس پر ہر موسم اور زمانے میں پھل اور پھول آئیں کہ میں آپ ﷺ کا امتی ہوں۔ آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ سے مضبوط تعلق میری سُرخروئی اور کامیابی و کامرانی کا باعث بنے گا اور ہر جگہ آپ کا امتی ہونا میرے لیے باعث فخر ہوگا۔

شعر نمبر۔6

رخِ انور کا ترے دھیان رہے بعد، فنا میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں مشعل

تشریح:

شاعر کا دل ارمانوں سے بھرا ہوا ہے وہ شدید خواہش رکھتا ہے کہ اسے اس زندگی کے علاوہ مرنے کے بعد بھی حضرت محمد ﷺ کی ذات کا سہارا میسر رہے۔ میری دعا ہے ک ان دشوار اور اندھیری راتوں میں آپ ﷺ کا رخِ روشن مشعل بن کر میری راہنمائی کرے۔دوسری دنیا کا سفر سراسر تاریکی میں طے کرنا ہوگا۔ ایک بڑی شمع کی طرح آپ ﷺ میرے ساتھ ساتھ چلیں تاکہ یہ دشوار گزار سفر بخیر و عافیت طے پائے۔ظاہر ہے اس دنیا سے دوسری دنیا کا سفر اکیلے ہیں طے کرنا ہوگا۔

شعر نمبر۔7

صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مدّح ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ، یہ غزل

تشریح:

اس شعر میں شاعر قیامت کے دن کا منظر دیکھ کر کہتا ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی اور سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا تو میری خواہش اور کوشش ہوگی کہ اس دن بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوں۔کیونکہ اس دن آپ ﷺ کی قربت میں ہی سکون ہوگا۔ شاعر کہتا ہے کہ قیامت کے دن جب انسان دوبارہ جی اُٹھیں گے۔ اچھے اور برے اعمال کا حساب کتاب ہوگا تو ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ صرف نبی کریم ﷺ اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی اُمت کی بخشش کی التجا کریں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ کی محبت ہی ہماری نجات کا

((قصیدہ "مدح خیر المرسلینؐ" سے انتخاب)